پنڈت برج نرائن چکبستؔ

(1882ء – 1926ء)

پنڈت برج نرائن چکبستؔ کی ولادت ایک کشمیری خاندان میں بہ مقام فیض آباد، (اتر پردیش) میں ہوئی۔ انھوں نے لکھنؤ میں تعلیم حاصل کی۔ ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد لکھنؤ ہی میں وکالت کرنے لگے۔ ان کا انتقال بریلی میں ہوا اور آخری رسوم لکھنؤ میں ادا کی گئیں۔

چکبستؔ نے روایتی انداز سے شاعری شروع کی اور غزلیں بھی کہیں۔ جلد ہی وہ نظم گوئی کی طرف متوجہ ہوگئے۔ وطن پرستی کو موضوع بنایا۔ چکبستؔ نے 'ہوم رول' کے موضوع پر بہت سی نظمیں کہی ہیں۔ ان کی نظموں میں قدرتی مناظر کی عکّاسی، بیداریٔ وطن کے جذبات، آزادی کی تڑپ اور دردمندی کے پہلو نمایاں ہیں۔ ان کے کلام میں سلاست اور روانی پائی جاتی ہے۔ انھوں نے اپنے احباب، بزرگوں اور قومی رہنماؤں پر مرثیے لکھ کر ان کی سیرت کی عمدہ عکّاسی کی ہے۔ ان کی نظموں کا مجموعہ ''صبحِ وطن'' اور مضامین کا مجموعہ ''مضامینِ چکبستؔ'' کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

© NCERT not to be republished

4914CH17

رامائن کا ایک سین

رخصت ہوا وہ باپ سے، لے کر خدا کا نام   راہِ وفا کی منزلِ اوّل ہوئی تمام
منظور تھا جو ماں کی زیارت کا انتظام   دامن سے اشک پونچھ کر، دل سے کیا کلام

اظہارِ بے کسی سے ستم ہوگا اور بھی
دیکھا ہمیں اداس تو غم ہوگا اور بھی

دل کو سنبھالتا ہوا آخر وہ نونہال   خاموش ماں کے پاس گیا صورتِ خیال
دیکھا تو ایک در میں ہے بیٹھی وہ خستہ حال   سکتہ سا ہوگیا ہے، یہ ہے شدّتِ ملال

تن میں لہو کا نام نہیں، زرد رنگ ہے
گویا بشر نہیں کوئی تصویرِ سنگ ہے

کیا جانے کس خیال میں گُم تھی وہ بے گناہ   نورِ نظر پہ دیدۂ حسرت سے کی نگاہ
جُنبش ہوئی لبوں کو بھری ایک سرد آہ   لی گوشہ ہائے چشم سے اشکوں نے رخ کی راہ

چہرے کا رنگ حالتِ دل کھولنے لگا
ہر موئے تن، زباں کی طرح بولنے لگا

روکر کہا خموش کھڑے کیوں ہو میری جاں   میں جانتی ہوں جس لیے آئے ہو تم یہاں
سب کی خوشی یہی ہے تو صحرا کو ہو رواں   لیکن میں اپنے منھ سے نہ ہرگز کہوں گی ہاں

کس طرح بَن میں آنکھوں کے تارے کو بھیج دوں
جوگی بنا کے راج دُلارے کو بھیج دوں

© NCERT not to be republished

لیتی کسی فقیر کے گھر میں اگر جنم   ہوتے نہ میری جان کو سامان یہ بہم
ڈستا نہ سانپ بن کے مجھے شوکت وحشم   تم میرے لال تھے مجھے کس سلطنت سے کم
میں خوش ہوں پھونک دے کوئی اس تخت وتاج کو
تم ہی نہیں تو آگ لگاؤں گی راج کو

سرزد ہوئے تھے مجھ سے خدا جانے کیا گناہ   منجدھار میں جو یوں مری کشتی ہوئی تباہ
آتی نظر نہیں کوئی امن و اماں کی راہ   اب یاں سے کوچ ہو تو عدم میں ملے پناہ
تقصیر میری خالقِ عالم بحل کرے
آسان مجھ غریب کی مشکل اَجَل کرے

سن کر زباں سے ماں کی یہ فریاد دردخیز   اس خستہ جاں کے دل پہ چلی غم کی تیغ تیز
عالم یہ تھا قریب کہ آنکھیں ہوں اشک ریز   لیکن ہزار ضبط سے رونے سے کی گریز
سوچا یہی کہ جان سے بے کس گزر نہ جائے
ناشاد ہم کو دیکھ کے ماں اور مر نہ جائے

پھر عرض کی یہ مادرِ ناشاد کے حضور   مایوس کیوں ہیں آپ الم کا ہے یہ وفور
صدمہ یہ شاق عالم پیری میں ہے ضرور   لیکن نہ دل سے کیجیے صبر و قرار دور
شاید خزاں سے شکل عیاں ہو بہار کی
کچھ مصلحت اسی میں ہو پروردگار کی

پڑتا ہے جس غریب پہ رنج و محن کا بار   کرتا ہے اس کو صبر عطا آپ کردگار
مایوس ہو کے ہوتے ہیں انساں گناہ گار   یہ جانتے نہیں وہ دانائے روزگار
انسان اس کی راہ میں ثابت قدم رہے
گردن وہی ہے امرِ رضا میں جو خم رہے

© NCERT not to be republished

اکثر ریاض کرتے ہیں پھولوں پہ باغباں ہے دن کی دھوپ رات کی شبنم انھیں گراں
لیکن جو رنگ باغ بدلتا ہے ناگہاں وہ گل ہزار پردوں میں جاتے ہیں رائیگاں
رکھتے ہیں جو عزیز انھیں اپنی جاں کی طرح
ملتے ہیں دست یاس وہ برگِ خزاں کی طرح

لیکن جو پھول کھلتے ہیں صحرا میں بے شمار موقوف کچھ ریاض پہ ان کی نہیں بہار
دیکھو یہ قدرت ِچمن آرائے روزگار وہ ابروباد و برف میں رہتے ہیں برقرار
ہوتا ہے ان پہ فضل جو ربِّ کریم کا
موجِ سُموم بنتی ہے جھونکا نسیم کا

اپنی نگاہ ہے کرمِ کارساز پر صحرا چمن بنے گا وہ ہے مہرباں اگر
جنگل ہو یا پہاڑ سفر ہوکہ ہو حضر رہتا نہیں وہ حال سے بندے کے بے خبر
اس کا کرم شریک اگر ہے تو غم نہیں
دامانِ دشت ،دامنِ مادر سے کم نہیں

برج نارائن چکبستؔ

مشق

لفظ و معنی

زیارت : کسی متبرک مقام، چیز یا شخص کو عقیدت سے دیکھنا،کسی مقدس مقام کا سفر کرنا
ستم : ظلم

نونہال	:	پودا، کم عمر بچّہ
سکتہ	:	بے حس و حرکت ہو جانے کا مرض
ملال	:	رنج
بشر	:	انسان
تصویرِ سنگ	:	مجسمہ، پتھر کی تصویر، پتھر کی مورت
دیدۂ حسرت	:	حسرت بھری نگاہ
گوشہ ہائے چشم	:	آنکھ کے کونے
موئے تن	:	جسم کے بال
جوگی	:	فقیر
بہم	:	ساتھ ساتھ، اکٹھّے
شوکت و حشم	:	شان و شکوہ، رعب داب
سرزد ہونا	:	پیش آنا، واقع ہونا
منجدھار	:	بھنور، دریا کے بیچوں بیچ
کوچ کرنا	:	روانہ ہونا
عدم	:	آخرت، غیر موجود ہونا
تقصیر	:	قصور، غلطی
بحل کرنا	:	معاف کرنا
اَجل	:	موت
دردخیز	:	درد اٹھانے والا
گریز	:	بچنا
ناشاد	:	ناخوش

© NCERT not to be republished

الم	:	غم
وفور	:	زیادتی
شاق	:	سخت، دشوار
عیاں	:	ظاہر
رنج ومحن	:	دکھ درد، غم، تکلیف
امرِ رضا	:	اللہ کی مرضی
خم	:	ٹیڑھاپن
ریاض	:	بہت سے باغ
ناگہاں	:	اچانک
رائیگاں	:	بےکار
دستِ یاس ملنا	:	افسوس سے ہاتھ ملنا
برگِ خزاں	:	خزاں کے پتّے
موقوف	:	منحصر، ملتوی
موجِ سموم	:	گرم ہوا، جُھلسا دینے والی ہوا، لوٗ
نسیم	:	ٹھنڈی ہوا
کارساز	:	کام بنانے والا یعنی اللہ
حضر	:	ایک جگہ قیام، ٹھہراؤ
دشت	:	جنگل
دامنِ مادر	:	ماں کی گود، ماں کی آغوش

© NCERT not to be republished

غور کرنے کی بات

- اس نظم میں ماں اور بیٹے کے جذبات کی عکّاسی کی گئی ہے۔
- ایودھیا کے راجہ دشرتھ کی تین بیویاں تھیں۔ کوشلیا، کیکئی اور سُمترا۔ رام چندر جی کوشلیا کے بیٹے تھے۔ جب تخت پر رام چندر جی کے بیٹھنے کا وقت آیا تو ان کی سوتیلی ماں کیکئی نے اپنا لیا ہوا وعدہ راجا دشرتھ کو یاد دلایا۔ آخر کار رام چندر جی کو چودہ برس کا بن باس ملا— نظم کے اس سین میں رام چندر جی کا اپنی ماں کوشلیا سے رخصت ہونا بہت پُر درد انداز میں دکھایا گیا ہے۔

سوالوں کے جواب لکھیے

1 'راہِ وفا کی منزلِ اوّل ہوئی تمام' یہ کہہ کر شاعر نے کس کی طرف اشارہ کیا ہے؟

2. مندرجہ ذیل الفاظ شاعر نے کس کے لیے استعمال کیے ہیں؟

صورتِ خیال، خستہ حال، شدتِ ملال، تصویرِ سنگ

3. شاعر کے خیال میں شوکت و حشم سانپ بن کر کس طرح ڈس رہا ہے؟

4. 'موئے تن زبان کی طرح بولنے' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

5. چھٹے اور ساتویں بند کی تشریح کیجیے؟

عملی کام

- اس نظم سے متضاد الفاظ تلاش کر کے لکھیے۔
- نظم میں ایک لفظ 'ناشاد' آیا ہے جس کے معنی خوش نہ ہونے کے ہیں لیکن اگر ہم اس میں سے 'نا' ہٹا دیں تو لفظ 'شاد' بن جائے گا جس کے معنی خوش ہونے کے ہیں۔ آپ بھی ایسے ہی کچھ الفاظ لکھیے جس میں 'نا' کا استعمال کیا گیا ہو۔

- اضافت کی تعریف اس سے پہلے آپ پڑھ چکے ہیں۔ اس نظم میں بھی کچھ اضافتیں آئی ہیں۔ جیسے خالقِ عالم۔ آپ نظم میں آئی اضافتوں کی نشاندہی کیجیے۔
- اسی طرح کچھ الفاظ ایسے آئے ہیں جن میں دو الفاظ کے درمیان میں 'و' کا استعمال ہوا ہے جیسے شوکت و حشم۔ یہ لکھتے تو 'و' لگا کر ہیں لیکن پڑھتے ہیں ملا کر جیسے (شوکتو حشم) دو لفظوں کو اس طرح ملانے والے 'و' کو حرفِ عطف کہتے ہیں۔ آپ اس نظم میں سے اس طرح کے الفاظ کو تلاش کر کے لکھیے جن میں عطف کا استعمال ہوا ہو۔
- مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی لکھیے اور اُنھیں جملوں میں استعمال کیجیے:
بہم، اشک ریز، خالقِ عالم، عیاں، رنج و محن، منجدھار، الم، وفور

© NCERT not to be republished